جناب شفیق فاروقی صاحب

پشاور یونیورسٹی کی طرف سے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کی خدمت میں

ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری

خصوصی تقریب کی چشم دید رپورٹ

پاکستان کی ممتاز تعلیم گاہ "پشاور یونیورسٹی" نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ ان کے نمایاں تعلیمی معاشرتی اور سماجی خدمات کے اعتراف کے طور پر الٰہیات و مذہبیات کی سب سے بڑی ڈگری "ڈاکٹریٹ" عطا فرمائی گو حضرت شیخ الحدیثؒ جیسے ارباب علم و فضل کی شخصیتیں ایسی رسمی اعزازات سے بلند و بالا ہوتی ہیں تاہم پشاور یونیورسٹی کی قدر شناسی اور علم و فضل کی قدر افزائی اور اہلِ علم کی اونچی سطح پر اہلیت و عظمت کا ایک اعتراف اور ایک حقیقت کا اظہار ہے۔ ذیل میں اس کی رپورٹ پیشِ خدمت ہے۔

۳۱/ اکتوبر مطابق ۲۸ ذیقعدہ کا دن منتعلقین دارالعلوم حقانیہ کے لیے خصوصًا اور ملک کے دینی و علمی حلقوں کے لیے عمومًا خوشی اور اعزاز و افتخار کا دن رہے گا کہ آج پاکستان کے ممتاز ترین تعلیمی مرکز پشاور یونیورسٹی نے دارالعلوم حقانیہ کے بانی و مہتمم حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی خدمت میں ان کے شاندار تعلیمی خدمات اور امتیازی کارناموں کے اعتراف کے طور پر ڈاکٹریٹ کی ممتاز ڈگری پیش کی۔ پشاور یونیورسٹی پچھلے سال ڈیڑھ سال سے یہ فیصلہ کر چکی تھی۔ مگر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اپنی طبعی افتاد کی بناء پر یونیورسٹی کی اس خواہش کو ٹالتے رہے مگر اس دفعہ اصرار کی بناء پر آمادہ ہو گئے۔ یہ تقریب یونیورسٹی کے وسیع اور شاندار کانوکیشن ہال میں منعقد ہوئی۔ جو یونیورسٹی کے طلباء و طالبات، ممتاز دانشوروں، سکالروں، پروفیسروں اور حکومت کے اہم شعبوں کے سربراہوں اور معزز مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ تقریب کی صدارت صوبائی گورنر لفٹیننٹ جنرل فضلِ حق صاحب نے کی۔ جو یونیورسٹی کے چانسلر بھی ہیں۔ رواج کے مطابق حضرت شیخ الحدیثؒ کو گورنر اور سنڈیکیٹ کے ممبران کے ساتھ جلوس کی شکل میں ڈائس پر لانا تھا مگر آپ کی ضعف و علالت کی بناء پر پہلے ہی سے آپ کو ڈائس پر بٹھا دیا گیا۔ اس موقع پر حضرت شیخ الحدیثؒ کے علاوہ ایک نامور جرمن مستشرق خاتون ڈاکٹر اینی میری شمل کو بھی ڈگری دی گئی۔ جنہیں مشرقی علوم بالخصوص مولانا رومی اور اقبالیات پر دسترس حاصل ہے۔ ڈگری دینے سے قبل پشاور یونیورسٹی کے علم دوست وائس چانسلر جناب اسماعیل سیٹھی صاحب نے حضرت شیخ الحدیثؒ کے مختصر مطبوعہ سوانح اور خدمات سے انگریزی میں روشناس کیا اور کہا کہ

"مولانا عبدالحق حقانی نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر پر بزرگوں سے حاصل کی۔ اس کے علاوہ موصوف مجاہد حاجی صاحب ترنگ زئی سے بھی فیض حاصل کیا۔ درس نظامی کی سند دارالعلوم دیوبند سے حاصل کی۔ پھر بطور مدرس اپنے مستقبل کا آغاز دیوبند سے کیا۔ اور ہزاروں طالب علموں نے وہاں مولانا سے فیض حاصل کیا۔ مولانا صاحب نے ۱۹۴۷ء میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے بہت سی اسلامی کتابیں لکھیں۔ مولانا صاحب سوشل ریفارمر (سماجی مصلح) کی حیثیت سے بھی بہت خوب پہچانے جاتے ہیں۔ مولانا صاحب کی خدمات اسلام کی تدوین و ترویج معاشرے کی اصلاح اور تعلیمی ترقی میں بہت نمایاں ہیں۔ مولانا عبدالحق صاحب کی ان گوناگوں ناقابلِ فراموش خدمات کو دیکھتے ہوئے سنڈیکیٹ آف پشاور یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مولانا صاحب DOCTOR OF DIVINITY) دکتورا الٰہیات کی ڈگری پانے کے مستحق شخصیت ہیں"۔

اس کے بعد صوبائی گورنر لیفٹیننٹ جنرل فضلِ حق صاحب نے مختصر الفاظ میں مولاناؒ کو خراجِ تحسین پیش کیا اور مصافحہ کے بعد مولانا کو چاندی کے منقش کیس میں ڈگری پیش کی۔ اور ہال حاضرین کے زبردست تالیوں سے کافی دیر تک گونجتا رہا اس کے بعد منتظمین کی خواہش پر حضرت مولاناؒ نے حسب ذیل مختصر تقریر فرمائی اور دعائیہ کلمات سے اختتام کے بعد گورنر صاحب نے تقریب کے اختتام کا اعلان کیا۔ مولانا کی تقریر یہ ہے :-

تقریر

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محترم بزرگو! میرے پاس الفاظ نہیں کہ چانسلر صاحب،

وائس چانسلر صاحب، سنڈیکیٹ کے ممبران، اساتذہ، طلبہ اور آپ سب حاضرین کا شکریہ ادا کرسکوں کہ مجھ جیسے ادنیٰ ترین طالب علم کو ایسے اونچی جگہ پر جہاں علماء اور فضلاء کا اجتماع ہے اور جو پاکستان کے ممتاز اور عظیم تعلیمی یونیورسٹی ہے حاضر ہونے کا موقعہ دیا اور ایسے اعزاز سے نوازا حضرات یہ علم کا مرکز ہے ہم اور آپ سب طالب علم ہیں اور علم کو اللہ نے بڑی فضیلت دی ہے ہم سب کے دادا حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا تو علم کی وجہ سے، وہ اپنے وقت کے سائنس کے بھی عالم تھے وعلم آدم الاسماء کلہا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو حقائق و خواص اشیاء کا علم دیا۔ سائنس بھی حقیقتوں کا موجد نہیں ہے مظہر ہے۔ مخفی چیزوں سے پردہ ہٹانا اس کا کام ہے انکشاف و ظہور۔ اصل کام تو اللہ تعالیٰ کا ہے جو ہر چیز کے موجد ہیں۔ علماء نے کہا ہے کہ موجودہ زمانے کی سائنس سے قرآن کی تائید ہو رہی ہے پہلے جب کہا جاتا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج آسمانوں کی طرف گئے تو یہ فلاسفر مذاق اڑاتے تھے مگر جدید سائنس نے ثابت کر دیا کہ انسان جب چاند ستاروں، زہرہ اور مریخ تک پہنچ سکتا ہے تو ایک نبی روحانی اور خدائی طاقت کے ذریعے آسمانوں سے بھی یقیناً اوپر جا سکتا ہے۔ جب کہا جاتا کہ عرش معلیٰ کی بات حضور اقدسؐ سن رہے ہیں تو لوگ مذاق اُڑاتے کہ مولوی کیسی بات کرتا ہے مگر اب راکٹ میں سوار فلکیات کے اونچے مقامات پر چاند پر جانے والے افراد کو زمین سے ہدایت دی جاتی ہیں۔

محترم بزرگو! علم ایک ایسی چیز ہے کہ جس کی اہمیت وحی متلو یعنی قرآن مجید سے واضح ہو جاتی ہے کہ اس کا سب سے پہلا لفظ اِقراء ہے یعنی پڑھ، اللہ کا نام لے کر پڑھ۔ قرآن مجید میں وحدانیت کا مسئلہ بھی ہے، معاشیات کا بھی مسئلہ ہے۔ اخلاقیات بھی ہیں مگر اللہ کا پہلا فرمان ہے:۔ اقراء باسم ربك الذی خلق۔ (الآیۃ) اور اسی علم کی وجہ سے طالوت کا انتخاب ہوا تو مخالفین نے کہا کہ یہ کم تر قبیلے والا ہے اور غریب ہے اس کو خلافت کیسے دی گئی؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وزادۃ بسطۃً فی العلم والجسم علم میں اللہ نے انہیں وافر حصہ دیا تھا تو معلوم ہوا کہ مدارِ فضیلت اور مدارِ خلافت علم ہے بَسْطَۃً فِی الْعِلْمِ خداوند کریم ہمیں توفیق دے کہ ہم سب اپنی اجتماعی اور انفرادی زندگی علم حقیقی قرآن مجید کے مطابق کر دیں۔

محترم بھائیو اور بزرگو! اگر دین آئے گا تو یقیناً ہر چیز مسخر ہو جائے گی۔ واقعات آپ کے سامنے ہیں۔ دریائے نیل ہر سال خشک ہو جاتا تھا مسلمانوں نے قبضہ کیا تو دیکھا کہ ایسے موقعہ پر لوگ جاہلیت کی رسم کے مطابق ایک نوجوان خوب صورت عورت کو اچھے کپڑے پہنا کر دریا کی گہرائیوں میں ڈبو دیتے تھے۔ جان کا نذرانہ پیش کرتے کہ دریا چڑھ جائے۔ حاکم وقت حضرت عمرو بن العاص کو بتایا گیا تو فرمایا ہم تو اسلام کے ماتحت حکومت چلا رہے ہیں مجھے دیکھنا ہے کہ ایسا کرنا اسلام میں جائز ہے یا ناجائز۔ تو حضرت امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی۔ کہ یہاں ایسا جاہلانہ رسم جاری ہے۔ حضرت عمرؓ نے دریائے نیل کے نام ایک مختصر چٹھی لکھ کر بھیجدی لکھا کہ ان کنت تجری بامر اللہ فاجر والافلاحاجۃ لنا الیك اگر اللہ کی مرضی سے چلتا ہے تو بہتے رہو ورنہ ہمیں کوئی حاجت نہیں۔ چٹھی کو دریا میں ڈالا گیا تو اسی وقت دریائے نیل میں طغیانی آگئی۔ حضرت علاء حضرمیؓ صحابی ہیں فوج کے ساتھ ایسے علاقے میں پھنس گئے جہاں پانی نہ تھا لوگ پیاسے تھے وضو کا انتظام نہیں تھا فرمایا تیمم کر کے نماز پڑھو اور اللہ کی بارگاہ میں دعا کرو کہ یا اللہ ہم آپ کے راہ میں دین کی اشاعت اور مضبوطی کے لیے لڑ رہے ہیں یا اللہ ہمیں پانی عطا فرما۔ اسی وقت زمین سے پانی کے چشمے اُبل پڑے۔

تو دین مخدوم ہے اور دنیا خادم ہے اس دین کے لیے اللہ اور اللہ کے احکام اور رسولؐ اللہ کے احکام ماننے کے لیے اللہ نے حضورؐ کو بھیجا اگر اس کی پیروی کی جائے تو یقیناً ہر چیز ہمارے لیے مسخر ہو جائے گی۔ وسخر لکم ما فی الارض جمیعا۔ ہر چیز مسخر ہو گی۔

محترم بھائیو! ایک وقت وہ تھا کہ عوام دین کو چاہتے تھے مگر حکومت انگریزوں کی تھی وہ نہیں چاہتی تھی، ہندو نہیں چاہتے تھے کہ دین آجائے بابو حکمران نہیں چاہتے تھے مگر اب تو اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہمارے جنرل ضیاء الحق صاحب اور حکومت کے دیگر زعماء اور لیڈر سب اپنی تقاریر کا آغاز بسم اللہ سے کرتے ہیں اور اسلام کا ذکر کرتے ہیں۔ استحکام دین اور دین پر چلنے کی ہدایات دیتے ہیں کہ اجتماعی اور انفرادی زندگی میں دین کو اپنایا جائے۔

تو فضا بہت سازگار ہے اور انشاء اللہ یہی آپ لوگ، جو فضلاء ہیں اور جو طلباء ہیں اور منتظر ہیں آگے چل کر کرسیوں پر بیٹھیں گے، باگ ڈور سنبھالیں گے تو آپ لوگ دین سے آراستہ ہو کر دین کی بڑی خدمت کر سکیں گے۔ اور اگر دین کی خدمت کریں گے تو انشاء اللہ یہ پاکستان بھی مستحکم ہوگا تمہاری بات کا بھی وزن ہوگا اور اقوامِ عالم میں تمہاری قدر ہو گی۔

آخر میں یہ گناہ گار ایک بار پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہے جس کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں کہ مجھ جیسے بوڑھے بیمار گمنام شخص کو یہاں کھینچ لائے اور اتنے بڑے اعزاز سے نوازا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

دار العلوم حقانیہ میں شکریہ کی تقریب

حضرت شیخ الحدیث کے اعزازی ڈگری کی خبر سے دینی حلقوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور گوشے گوشے سے مبارکباد کے پیغام آنے لگے کہ یہ صرف حضرت شیخ الحدیث کا نہیں بلکہ دار العلوم دیوبند

(باقی صفحہ ۴۰۹ پر)